بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ ... أَمَّا بَعْدُ

حسن خاتمہ

مقدمہ:

ارشاد باری تعالی ہے: وَالنَّاشِطَاتِ نَشْطًا

بند کھول کر چھڑا دینے والوں کی قسم! (النازعات: 2)

ارشاد باری تعالی ہے: يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ؛ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ؛ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ؛ وَادْخُلِي جَنَّتِي

اے اطمینان والی روح۔ تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے خوش۔ پس میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا۔ اور میری جنت میں چلی جا۔(الفجر: 27-30)

ارشاد باری تعالی ہے: إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ؛ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ؛ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ

(واقعی) جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے اور پھر اسی پر قائم رہے ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو (بلکہ) اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو۔ تمہاری دنیاوی زندگی میں بھی ہم تمہارے رفیق تھے اور آخرت میں بھی رہیں گے جس چیز کو تمہارا جی چاہے اور جو کچھ تم مانگو سب تمہارے لئے (جنت میں موجود) ہے۔ غفور رحیم (معبود) کی طرف سے یہ سب کچھ بطور مہمانی کے ہے۔(فصلت: 30-32)

اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے فرمایا: وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِخَوَاتِيمِهَا

اور اعمال کا اعتبار تو خاتمہ پر موقوف ہے۔(بخاری: 6493)

حسن خاتمہ کا معنیٰ کیا ہے؟

اچھی، خوبصورت اور بہترین حالت پر موت آنا اور دنیاوی زندگی کا خاتمہ ہونا۔

اچھی اور بہترین حالت کیا ہے اور کیسے حاصل کی جاتی ہے؟

بندے کا زندگی میں ایمان اور استقامت پر ہونا۔

ارشاد باری تعالی ہے: إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ؛ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ؛ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ

(واقعی) جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے اور پھر اسی پر قائم رہے ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو (بلکہ) اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو۔ تمہاری دنیاوی زندگی میں بھی ہم تمہارے رفیق تھے اور آخرت میں بھی رہیں گے جس چیز کو تمہارا جی چاہے اور جو کچھ تم مانگو سب تمہارے لئے (جنت میں موجود) ہے۔ غفور و رحیم (معبود) کی طرف سے یہ سب کچھ بطور مہمانی کے ہے۔(فصلت: 30-32)

امام ابن جریر طبری (رحمہ اللہ) تفسیر میں فرماتے ہیں: (إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا)

کلمہ شہادت، توحید اور فرمابرداری پر قائم رہے

(تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ) موت کے وقت فرشتے نازل ہوتے ہیں، جنت کی بشارت دیتے ہوئے کہتے ہیں: آخرت کے آنے والے معاملات کے متعلق مت ڈرو اور دنیا میں اہل وعیال جو پیچھے چھوڑ کر آئے ہو انکے متعلق غم نہ کرو۔

ایمان اور استقامت کیا ہے؟

صراط مستقیم ہے

صراط مستقیم کیا ہے؟

1) توحید عبادت ہے (صحیح عقیدہ):

ارشاد باری تعالیٰ ہے: أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ؛ وَأَنِ اعْبُدُونِي ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ

اے اولاد آدم! کیا میں نے تم سے قول قرار نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا، وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور میری ہی عبادت کرنا سیدھی راہ یہی ہے۔(یس: 60-61)

2)اتباع سنت ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ

اور یقیناً عیسیٰ (علیہ السلام) قیامت کی علامت ہے پس تم (قیامت) کے بارے میں شک نہ کرو اور میری تابعداری کرو یہی سیدھی راہ ہے۔(الزخرف: 61)

3) منہج سلف صالحین ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ؛ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ

ہمیں سیدھی (اور سچی) راہ دکھا۔ اُن لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا۔ ان کی نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی۔ (الفاتحہ: 6-7)

صراط مستقیم پر ہدایت کیسے حاصل کی جاتی ہے؟

1)قرآن وسنت کو صحابہ اور سلف صالحین کی سمجھ کے مطابق سمجھنا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا ۖ وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ ۖ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

اگر وہ تم جیسا ایمان لائیں تو ہدایت پائیں، اور اگر منہ موڑیں تو وہ صریح اختلاف میں ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے عنقریب آپ کی کفایت کرے اور وہ خوب سننے اور جاننے والا ہے۔(البقرۃ: 137)

2) صحیح عقیدہ، توحید وسنت اور منہج سلف صالحین پر قائم ہونا، اور اس صراط مستقیم پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکام کے سامنے سر خم کر کے تسلیم کرنا، فرائض کی ادائیگی اور نوافل کا اہتمام اور محرمات سے اجتناب کرنا، اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی میں تاخیر نہ کرنا، توبہ واستغفار اور اللہ تعالیٰ کا ذکر مسنون کثرت سے کرنا...

حسن خاتمہ کی اہمیت کیا ہے؟

اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے فرمایا: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِخَوَاتِيمِهَا

بندہ لوگوں کی نظر میں اہل جنت کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جہنم میں سے ہوتا ہے۔ ایک دوسرا بندہ لوگوں کی نظر میں اہل جہنم کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے اور اعمال کا اعتبار تو خاتمہ پر موقوف ہے۔ (بخاری: 6493)

اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے فرمایا: مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

جس شخص کی آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔(ابو داود: 3116 | صحیح)

حسن خاتمہ کیسے حاصل کیا جاتا ہے؟

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے۔ اللہ تعالی کا بندے کو موت سے پہلے ایسے اعمال کرنے کی توفیق دینا جو اسے راضی کرتے ہیں اور ایسے اعمال سے دور رہنے کی توفیق دینا جو اسے ناراض کرتے ہیں، اور پچھلے کیے ہوئے گناہوں سے توبہ واستغفار کی توفیق دینا، اور اس کے ساتھ ساتھ اعمال صالحہ پر قائم رہنے کی توفیق دینا، اور پھر اس حالت پر موت کا آنا اسے حسن خاتمہ کہتے ہیں۔

اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے فرمایا:

إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ". فَقِيلَ: كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ: " يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ

جب اللہ تعالی اپنے بندے سے خیر اور بھلائی چاہتا ہے تو اسے استعمال کر لیتا ہے" تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اسے کیسے استعمال کر لیتا ہے؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسے موت سے پہلے اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔ (ترمذی: 2142 | صحیح)

دوسری حدیث میں اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے فرمایا: إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَسَلَهُ ". قِيلَ: وَمَا عَسَلُهُ؟ قَالَ: "يَفْتَحُ اللَّهُ لَهُ عَمَلًا صَالِحًا قَبْلَ مَوْتِهِ، ثُمَّ يَقْبِضُهُ عَلَيْهِ

جب اللہ تعالی کسی بندے کے ساتھ خیر اور بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے توشہ دیتا ہے"

کہا گیا کہ: اسے کیا توشہ دیتا ہے؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی موت سے پہلے اللہ تعالی اس کے لیے اعمال صالحہ آسان کر دیتا ہے، اور پھر ان اعمال صالحہ پر ہی اس کی روح قبض کرتا ہے۔(مسند احمد: 17784 | صحیح)

حسن خاتمہ کے بعض قصے:

1)فرعون کے جادو گر:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ؛ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ؛ قَالَ فِرْعَوْنُ آمَنتُم بِهِ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ۖ إِنَّ هَٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوهُ فِي الْمَدِينَةِ لِتُخْرِجُوا مِنْهَا أَهْلَهَا ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ؛ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ ؛ قَالُوا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ؛ وَمَا تَنقِمُ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِآيَاتِ رَبِّنَا لَمَّا جَاءَتْنَا ۚ رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ

کہنے لگے ہم ایمان لائے رب العالمین پر۔ جو موسیٰ اور ہارون کا بھی رب ہے۔ فرعون کہنے لگا کہ تم موسیٰ پر ایمان لائے ہو بغیر اس کے کہ میں تم کو اجازت دوں؟ بیشک یہ سازش تھی جس پر تمہارا عمل درآمد ہوا ہے اس شہر میں تاکہ تم سب اس شہر سے یہاں کے رہنے والوں کو باہر نکال دو۔ سو اب تم کو حقیقت معلوم ہوئی جاتی ہے۔ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا۔ پھر تم سب کو سولی پر لٹکادونگا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم (مر کر) اپنے مالک ہی کے پاس جائیں گے۔ اور تو نے ہم میں کون سا عیب دیکھا ہے بجز اس کے کہ ہم اپنے رب کے احکام پر ایمان لے آئے ہیں جب وہ ہمارے پاس آئے۔ اے ہمارے رب ہمارے اوپر صبر کا فیضان فرما اور ہماری جان حالت اسلام پر نکال۔(الأعراف: 121 - 126)

2)100 شخص کا قاتل:

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے فرمایا: كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا، ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ، فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ: هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: لَا. فَقَتَلَهُ، فَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا. فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ، فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا، فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي، وَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَقَالَ : قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا. فَوُجِدَ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ، فَغُفِرَ لَهُ

بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے خون ناحق کئے تھے پھر وہ نادم ہو کر مسئلہ پوچھنے نکلا۔ وہ ایک درویش کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کیا اس گناہ سے توبہ قبول ہونے کی کوئی صورت ہے؟ درویش نے جواب دیا کہ نہیں۔ یہ سن کر اس نے اس درویش کو بھی قتل کر دیا (اور سو خون پورے کر دیئے) پھر وہ (دوسروں سے) پوچھنے لگا۔ آخر اس کو ایک درویش نے بتایا کہ فلاں بستی میں چلا جا) (وہ آدھے راستے بھی نہیں پہنچا تھا کہ) اس کی موت واقع ہوگئی۔ مرتے مرتے اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف جھکادیا۔ آخر رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں باہم جھگڑا ہوا۔ (کہ کون اسے لے جائے) لیکن اللہ تعالیٰ نے

www.AshabulHadith.com

اس نصرہ نامی بستی کو (جہاں وہ توبہ کے لیے جارہا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش سے قریب ہو جائے اور دوسری بستی کو (جہاں سے وہ نکلا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش سے دور ہو جا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ اب دونوں کا فاصلہ دیکھو اور (جب ناپا تو) اس بستی کو (جہاں وہ توبہ کے لیے جارہا تھا) ایک بالشت نعش سے نزدیک پایا اس لیے وہ بخش دیا گیا۔(بخاری: 3470)

حسن خاتمہ کی بعض علامتیں:

1) مرنے والے کے لیے ظاہر ہوتی ہیں:

1) آسانی سے روح کا قبض ہونا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: **وَالنَّاشِطَاتِ نَشْطًا**

بند کھول کر چھڑا دینے والوں کی قسم! (النازعات: 2)

2) نفس مطمئنہ یا نفس طیبہ کی خوشخبری:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: **يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ؛ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ؛ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ؛ وَادْخُلِي جَنَّتِي**

اے اطمینان والی روح۔ تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے خوش۔ پس میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا۔ اور میری جنت میں چلی جا۔(الفجر: 27-30)

3) فرشتوں کی تسلی اور جنت کی خوشخبری:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: **إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ؛ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ؛ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ**

(واقعی) جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے اور پھر اسی پر قائم رہے ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو (بلکہ) اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو۔ تمہاری دنیاوی زندگی میں بھی ہم تمہارے رفیق تھے اور آخرت میں بھی رہیں گے جس چیز کو تمہارا جی چاہے اور جو کچھ تم مانگو سب تمہارے لئے (جنت میں موجود) ہے۔ غفور رحیم (معبود) کی طرف سے یہ سب کچھ بطور مہمانی کے ہے۔(فصلت: 30-32)

4) اللہ تعالیٰ کی رضا کی خوشخبری:

اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے فرمایا: الْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ، فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوا: اخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ، كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ، اخْرُجِي حَمِيدَةً، وَأَبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ، وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ. فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى تَخْرُجَ، ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ

قریب الوفات آدمی کے پاس فرشتے آتے ہیں، اگر آدمی نیک ہو تو وہ کہتے ہیں: نکل اے پاک روح جو پاک جسم میں تھی۔ نکل، تو قابل تعریف ہے۔ تجھے خوشخبری ہو رحمت اور خوشبو کی (نعمتوں کی) اور اس رب (سے ملاقات) کی جو ناراض نہیں۔ اسے برابر اسی طرح کہا جاتا ہے حتی کہ وہ (جسم سے) نکل آتی ہے۔ پھر وہ (فرشتے) اسے آسمان کی طرف چڑھا لے جاتے ہیں۔
(ابن ماجه: 4262 | صحيح)

2) لوگوں کے لیے ظاہر ہوتی ہیں:

1) موت کے وقت کلمہ شہادت پڑھنا:

اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے فرمایا: مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

جس شخص کی آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔(ابو داود: 3116 | صحيح)

2) پیشانی کے پسینے سے موت آنا: یعنی اس کی موت کے وقت پیشانی پر پسینے کے قطرے ہوں۔

اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے فرمایا: الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ

مومن کی موت پیشانی کے پسینے سے ہوتی ہے۔(ترمذی: 982 | صحيح)

3) جمعہ کی رات یا دن میں موت آنا:

اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے فرمایا: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللَّهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ

جو شخص بھی جمعہ کی رات یا جمعہ والے دن فوت ہوتا ہے اللہ تعالی اسے قبر کے فتنہ سے محفوظ رکھتا ہے۔(ترمذی: 1074 | حسن)

4) اللہ تعالی کی راہ میں لڑتے ہوئے موت آنا:

اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے فرمایا: مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

جو اللہ تعالی کی راہ میں قتل کر دیا گیا وہ شہید ہے، اور جو اللہ تعالی کی راہ میں فوت ہوا وہ شہید ہے۔(مسلم: 1915)

5)طاعون کی بیماری سے موت واقع ہونا:

اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے فرمایا: **وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ**

طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔(مسلم: 1916)

6)پیٹ کی بیماری سے موت واقع ہونا:

اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے فرمایا: **وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطَنِ فَهُوَ شَهِيدٌ**

اور جو پیٹ کی بیماری سے فوت ہوا وہ شہید ہے۔(مسلم: 1915)

7)ڈوبنے اور منہدم شدہ کے نیچے دب کر موت واقع ہونا:

اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے فرمایا: **الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: الْمَطْعُونُ، وَالْمَبْطُونُ، وَالْغَرِقُ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ، وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ**

شہید پانچ قسم کے ہیں: طاعون کی بیماری سے فوت ہونے والا، اور پیٹ کی بیماری سے فوت ہونے والا، اور پانی میں غرق ہونے والا، اور دب کر مرنے والا، اور اللہ تعالی کی راہ میں شہید ہونے والا۔(بخاری: 2829)

8)اپنے بچے کی وجہ سے عورت کا نفاس میں یا حاملہ فوت ہونا:

اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے فرمایا: **إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ، الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ شَهَادَةٌ، وَالطَّاعُونُ شَهَادَةٌ، وَالْغَرَقُ شَهَادَةٌ، وَالْبَطْنُ شَهَادَةٌ، وَالنُّفَسَاءُ يَجُرُّهَا وَلَدُهَا بِسُرَرِهِ إِلَى الْجَنَّةِ.**

بے شک میری اُمت کے شہداء اگرچہ کم ہیں۔ اللہ عزّوجل کے راستے میں قتل ہونا شہادت ہے، طاعون سے مرنا شہادت ہے، ڈوب کر مرنا شہادت ہے، پیٹ کی بیماری سے مرنا شہادت ہے، اور نفاس (بچے کی ولادت کے وقت یا بعد میں) فوت ہونے والی عورت اس کا بچہ اپنی ناف کی رگ کے ساتھ اُسے کھینچتا ہوا جنت میں لے جاتا ہے۔(صحیح الترغیب: 1396)

9)جلنے، اور ذات الجنب اور سل کی بیماری سے موت آنا:

اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے فرمایا: **إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ، الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ شَهَادَةٌ، وَالطَّاعُونُ شَهَادَةٌ، وَالْغَرَقُ شَهَادَةٌ، وَالْبَطْنُ شَهَادَةٌ، وَالنُّفَسَاءُ يَجُرُّهَا وَلَدُهَا بِسُرَرِهِ إِلَى الْجَنَّةِ، (قَالَ: وَزَادَ أَبُو الْعَوَّامِ سَادِنُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ) وَالْحَرْقُ، وَالسُّلُّ.**

اللہ تعالی کی راہ میں قتل ہونا شہادت ہے، اور طاعون شہادت ہے، اور غرق شہادت ہے، اور پیٹ کی بیماری سے مرنا شہادت ہے، اور نفاس میں مرنے والی عورت شہید ہے، اسے اس کا بیٹا اپنے نال کے ساتھ جنت میں کھینچے گا" وہ کہتے ہیں کہ: بیت المقدس کے دربان نے یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں: جلنے اور سل کی بیماری سے مرنے والا۔(صحيح الترغيب: 1396)

10) دین، مال یا اپنی جان کا دفاع کرتے ہوئے مرنا:

اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے فرمایا: مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا جائے وہ شہید ہے، جو اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا جائے وہ شہید ہے، جو اپنی جان کی حفاظت کی خاطر مارا جائے وہ شہید ہے اور جو اپنے اہل و عیال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا جائے وہ شہید ہے۔
(ترمذی: 1421 | صحیح)

11) اللہ تعالی کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے موت آنا:

اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے فرمایا: رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ، وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ، وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ، وَأَمِنَ الْفُتَّانَ

ایک دن اور رات کا پہرہ ایک ماہ کے روزے اور قیام سے بہتر ہے، اور اگر وہ مر جائے تو اس عمل کا اجر جاری رہتا ہے جو کر رہا تھا، اور اس کا رزق بھی جاری رہتا ہے، اور وہ فتنے سے محفوظ رہتا ہے۔(مسلم: 1913)

12) کسی نیک اور صالح عمل کو انجام دیتے ہوئے موت واقع ہونا:

اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے فرمایا: مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ – قَالَ حَسَنٌ: ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ – خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ، خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ، خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

جس نے اللہ تعالی کی رضامندی اور خوشنودی کے لیے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کا خاتمہ اس پر ہوا وہ جنت میں داخل ہوگا، اور جس نے صدقہ کیا اور اس پر اس کا خاتمہ ہوا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔(مسند احمد: 23324 | صحیح)

نوٹ: یہ علامتیں خوشخبري میں سے ہیں جو حسن خاتمہ پر دلالت کرتی ہیں، لیکن اسکے باوجود ہم یقینا کسی شخص بعینہ کے لیے یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ جنتی ہے، الا یہ کہ جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی ہونے کی بشارت دے دی ہے، مثلا عشرہ مبشرہ، سیدنا بلال، سیدنا عکاشہ بن محصن وغیر ھم۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے قرآن وسنت اور منہج سلف صالحین پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے، شرک بدعات خرافات تمام نافرمانیوں اور ہر شر سے محفوظ فرمائے اور حسن خاتمہ کی توفیق عطا فرمائے۔

سبحانك اللهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك.

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو [حُسنِ خاتِمہ] سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio